اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۸

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

فیصلہ ہائی کورٹ بمقدمہ میاں عزیز احمد اور جماعت احمدیہ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

پانچ تاریخ کو میاں عزیز احمد کی اپیل کا فیصلہ جو ہائی کورٹ کے دو فاضل ججوں نے سنایا ہے۔ اس میں بعض ایسے فقرات بھی ہیں۔ جن سے بعض مخالف اخبارات نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ گویا عدالتِ عالیہ کے نزدیک میاں فخر الدین کے قتل کی تحریک خلیفۂ جماعت احمدیہ کی تقریروں سے ہوئی ہے۔ چنانچہ اس مخالف پروپیگنڈا کی وجہ سے جماعت کے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ "الفضل" نے اس فیصلہ کے بارہ میں کوئی مضمون نہیں لکھا۔ اور اس کی وجہ سے اکثر احبابِ جماعت جو سوائے "الفضل" کے اور کوئی اخبار نہیں پڑھتے۔ اس فیصلہ سے بے خبر ہیں۔ جن جن دوستوں کی نگاہ سے دوسرے اخبارات گزرے ہیں۔ وہ رنج وغم سے بے تاب ہو رہے ہیں۔ اور ان کے خطوط جو مجھے آ رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تو مارے غم کے دیوانے ہو رہے ہیں جن لوگوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر کے خطوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خبر کے پڑھنے کے بعد وہ کھانا نہیں کھا سکے اور رات کو نیند بھی ان کو نہیں آئی۔ اور بعض نے تو نہایت درد سے لکھا ہے۔ کہ خدایا یہ کیا غضب ہے۔ کہ جس شخص نے ہمیں نرمی اور محبت اور رأفت کی تعلیم دی۔ اور جس نے ہمیں سختی اور ظلم اور فساد سے روکا اور جس نے ہماری طبیعتوں کی وحشت کو دُور کر کے پیار اور محبت کا ہمیں سبق دیا۔ اور دشمنوں سے بھی حسنِ سلوک کی ہمیں ہدایت کی۔ اور ہمارے شدید ترین غصہ کی حالت میں ہمارے جذبات کو سختی سے قابو میں رکھا۔ اُسی کی نسبت آج کہا جا رہا ہے۔ کہ اس نے لوگوں کو قتل وغارت کی تعلیم دی اور فساد پر آمادہ کیا۔ بعض کے خطوط تو ایسے دردناک ہیں۔ کہ یُوں معلوم ہوتا ہے ان کے دل خون ہو گئے ہیں۔ اور ان کے لئے عرصۂ حیات تنگ آ گیا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کے متعلق کچھ لکھنا ایک نازک سوال ہے۔ اور قانون کا کوئی ماہر ہی اس مشکل راستہ کو بخیریت طے کر سکتا ہے۔ میں مجبور ہو گیا ہوں۔ کہ اس بارہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ٭

سب سے پہلے تو مَیں یہ کہتا ہوں۔ کہ اے بھائیو میں تمہاری ہمدردی کا شکر گزار ہوں۔ کہ تم نے میرے زخمی دل پر پھایا رکھنے کی کوشش کی۔ اور میرے غم میں شریک ہوئے اور میرے بوجھ کے اٹھانے کے لئے اپنے کندھے پیش کر دیئے۔ خدا کی تم پر رحمتیں ہوں۔ وہ تمہارے دل کے زخموں کو مندمل کرے اور تمہارے دُکھوں کا بوجھ ہلکا کرے۔ کہ تم نے اس کے ایک کمزور بندے پر رحم کیا۔ اور اس کے غم نے تمہارے دلوں کو پریشان کر دیا۔ بے شک آج پشاور سے لے کر راس کماری تک ہزاروں گھر رنج والم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہزاروں ہزار عورتیں۔ مرد۔ بچے کرب وبلا میں مبتلاء ہیں۔ اور خون کے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں ہیں۔ لیکن ان کے احساسات ان احساسات کی گہرائی کو کہاں پہونچ سکتے ہیں جو ان ایام میں میرے دل میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ شائد تم میں سے بعض اپنا غصہ اس طرح نکال لیتے ہونگے۔ کہ وہ اس فیصلہ کی ذمہ واری ججوں پر ڈالدیتے ہوں گے۔ اور کہتے ہونگے۔ کہ ججوں نے غلطی کی۔ انہوں نے ہمارے امام کو سمجھا نہیں۔ اور بعض اس طرح غصہ نکال لیتے ہوں گے۔ کہ ججوں نے تو محض اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ مذہبی لیڈروں کو اپنے خیالات کو احتیاط سے ادا کرنا چاہئے۔ تاکہ دُوسرے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کوئی خلافِ قانون حرکت نہ کر بیٹھیں۔ لیکن اخبار والوں اور دُشمن مولویوں نے شرارت کی ہے۔ کہ ان کے فقروں کو اور معنے دے دیئے ہیں۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے قتل وغارت کی تلقین کا ارتکاب کیا ہے۔

ہوگئے دوستو میں اپنے دل کی آگ کو اس قسم کے خیالات کے پانی سے بھی سرد نہیں کرسکتا کیونکہ کیا اس امر کا انکار کیا جاسکتا ہے کہ ججوں نے جو کچھ سمجھا۔ اس کا موجب آپ ہی لوگوں میں سے ایک شخص کی غلطی تھی۔ اگر میاں عزیز احمد بے قابو نہ ہو جاتے۔ اور اگر ان سے اس فعل کا ارتکاب نہ ہوتا۔ جو ہوا تو ججوں کو میرے متعلق اچھے یا بُرے خیالات کے اظہار کا موقعہ ہی کب مل سکتا تھا۔ انکو ان ریمارکس کے لکھنے کا موقعہ تو خود آپ لوگوں میں سے ہی ایک فرد نے دیا۔ اور اگر اخبار ول نے ججوں کے فیصلہ کے غلط معنے لئے تو اس کی ذمہ داری بھی تو آپ ہی میں سے ایک شخص پر ہے۔ اور جب میں اس نقطۂ نگاہ سے اس معاملہ کو دیکھتا ہوں۔ تو میرے دل سے بے اختیار یہ آواز آتی ہے۔ کہ محمود جس قوم کی خدمت تو نے بچپن میں اپنے ذمہ لی جس کی خدمت جوانی میں تو نے کی جب تیرے بال سفید ہوگئے۔ جب تیری رگوں کا خون ٹھنڈا ہونے کو آیا۔ تو ان میں سے بعض کی وجہ سے تجھ پر اس فعل کا الزام لگایا گیا۔ جس فعل کو دنیا سے مٹانے کے لئے تیرا بچپن اور تیری جوانی خرچ ہوئے تھے۔ جب ہم میں سے بعض نے اپنے خدا پر بدظنی کی۔ اور خیال کیا۔ کہ وہ جائز راستوں سے ہماری مدد نہیں کرسکتا۔ اور اس کا بتایا ہوا طریق ہمیں کامیاب نہیں بنا سکتا تو بتا کہ اگر دنیا کے لوگ تجھ پر اور تیرے دوستوں پر بدظنی کریں۔ تو اس میں انکا کیا قصور اور اگر جج یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ ملک کا امن قائم کرنے کیلئے ایک مستحسن قدم اٹھاتے ہیں۔ کوئی ریمارک کریں تو اس میں ان پر کیا الزام۔ کیونکہ وہ شخص زیادہ مجرم ہے۔ جو اپنے خدا پر بدظنی کرتا ہے۔ بہ نسبت اس کے جو کسی بندہ پر بدظنی کرتا ہے۔

یہ ایک قانونِ قدرت ہے کہ اگر غم کی حالت میں انسان دوسرے پر اس غم کی ذمہ داری تھوپ سکے۔ تو یہ اسکے غم کو ہلکا کردیتا ہے۔ لیکن جب میں سوچتا ہوں۔ اور اس غم کا موجب خود اپنی ہی جماعت کو پاتا ہوں۔ اور غلط فہمیوں کا پیدا کرنیوالا خود انہی کو دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل بالکل پگھل جاتا ہے۔ اور میری آنکھیں ندامت سے جھک جاتی ہیں۔

اے بھائیو اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان چونکہ دل کے خیالات کو نہیں پڑھ سکتا۔ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور خدا ہی ہے جو عالم الغیب خدا کی ہو۔ اور ہم تو دوسروں سے دکھ دیئے جانے اور گالیاں سننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ لیکن اس موجودہ ابتلاء اور پہلے ابتلاؤں میں یہ فرق ہے کہ پہلے مخالف اخبار اور مخالف واعظ جو کہتے تھے وہ اپنی طرف سے کہتے تھے۔ اور انسانوں میں سے شریف طبقہ انکی باتیں پڑھ کر یا سنکر کہتا تھا کہ یہ لوگ احمدیوں کے دشمن ہیں۔ انکی باتوں پر بلا سوچے اور بغیر تحقیق کے اعتبار نہ کرو۔ لیکن اب جو کچھ ہمارے دشمن اخبارات اور دشمن لیکچرار کہتے ہیں۔ وہ انہیں صوبہ کی اعلےٰ عدالت کے ججوں کیطرف غلط طور پر یا صحیح طور پر منسوب کرکے کہتے ہیں۔ اور اس کا نہایت برا اثر ہماری تبلیغ پر پڑ سکتا ہے۔ پس اس وجہ سے طبعاً اس حادثہ کا اثر میری طبیعت پر شدید پڑا ہے نہ اپنی ذات کے لئے بلکہ خدا کے دین کے لئے اور اس کے سلسلہ کی اشاعت میں روک پیدا ہونے کے خیال سے۔ کیونکہ گو ہم ذلیل اور حقیر وجود ہیں۔ اور آخر ایک غیر حکومت کے تابع ہیں۔ اور ایک کمزور جماعت کا فرد ہونے کے لحاظ سے اور ایک چھوٹی سی اقلیت کا ممبر ہونے کے سبب سے ہمیں نہ کوئی دنیوی وجاہت حاصل ہے جس کی کوئی قیمت سمجھی جائے۔ اور نہ کوئی سیاسی رتبہ حاصل ہے۔ جس کا کوئی لحاظ کیا جائے۔ پس اگر صرف ہماری ذات کا سوال ہو۔ تو پھر تکلیف جو ہمیں پہونچے۔ وہ ایک ادنیٰ سی قربانی ہے۔ جو ہم اپنے رب کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور کوئی بیش قیمت تحفہ نہیں۔ جو اس بادشاہ کے پاؤں میں رکھتے ہیں۔ لیکن جب قربانی ہماری ذات کی نہ ہو بلکہ سلسلہ کی ہو اور نقصان ہمارا نہ ہو۔ بلکہ ہماری جان سے پیارے دین کا ہو۔ اور ہمارے اخلاق کا دھبہ ہمارے چہرہ پر نہیں بلکہ ہماری پاک تعلیم کے ماتھے پر سیاہ نشان بنا کر لگایا جارہا ہو۔ جیسا کہ ہمارے مخالف لوگ کر رہے ہیں۔ تو پھر ایک ایسا غم اور دکھ پہونچتا ہے جس کا اندازہ انسان نہیں لگا سکتے۔ اور اسی وجہ سے آج میرا دل غم سے بھرا ہوا ہے۔ اور میری پیٹھ فکروں کے بوجھ سے خم ہو رہی ہے اگر اسلام کا جھنڈا آج میرے ہاتھ میں نہ ہوتا۔ اگر اسے کامیابی کے ساتھ اقبال کی پہاڑی پر گاڑنے کا کام خدا تعالےٰ نے میرے سپرد نہ کیا ہوتا۔ تو میں خدا تعالےٰ سے کہتا اے میرے خدا اے میرے خدا میں اپنے ہی لوگوں کی اصلاح میں ناکام رہا ہوں۔ میں اپنے ہی لوگوں کی غلطیوں کی وجہ سے بدنام ہوا ہوں۔ اے خدا تو جانتا ہے۔ کہ میں نے وہ نہیں کہا جو لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ میں نے کہا اور تیرے وہ بندے بھی جانتے ہیں۔ جنہوں نے مجھے دیکھا اور سمجھا۔ لیکن اے میرے رب میرے ہی بعض ساتھیوں کے ذریعہ سے ایسے حالات پیدا ہوگئے ہیں۔ کہ وہ ہاتھ جسے تو نے سورج کیطرح روشن بنایا تھا داغدار نظر آرہا ہے۔ پس اگر میرا وجود تیرے دین کی اشاعت میں روک بنتا ہے تو مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش کر اور اپنے پاس جہاں بدظنیاں نہیں۔ جہاں حقیقت پر شک کا پردہ نہیں ڈالا جاسکتا۔ اپنی بخشش کی چادر کے کسی کونہ میں جگہ دے دے۔ لیکن میں اپنے لئے موت بھی تو نہیں مانگ سکتا۔ کیونکہ گو ایک بے جان جسم کسی کام کا نہیں۔ لیکن جبتک سانس چلتا ہے ایمان کی ذمہ داریاں اس پر عائد ہیں۔ اور مذہب اور اخلاق کی جنگ کے میدان سے بھاگنا کسی طرح جائز نہیں۔ کیونکہ روحانی جنگ جو مذاہب کے درمیان دلائل و براہین اور نشانات الٰہیہ سے ہو رہی ہے۔ وہ دنیا کی جنگوں سے کہیں اہم ہے۔ جب دنیا کی حکومتیں جسمانی جنگوں سے تھک جانے والوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ تو جو شخص اخلاق اور دین کی جنگ سے جو روحانی ہتھیاروں سے لڑی جاتی ہے سبکدوشی کا خیال کرے۔ وہ کس قدر حقیر نہ سمجھا جائیگا۔ پس میرے لئے سب راہیں بند ہیں سوائے آگے بڑھنے کے اور میں اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتا کیونکہ اس نے جس مقام پر مجھے رکھا ہے۔ یقیناً اس میں میرا بھلا ہے۔ اور اسی میں دنیا کا بھلا ہے پس اگر میرے دل کا خون ہو کر بہنا تمہارے دلوں کو پاک کرسکے۔ اگر تم آئندہ کے لئے شریعت اور قانون کی پابندی کو اپنے نفس پر واجب کرلو۔ اور قربانی اور ایثار کے معنی یہ سمجھو۔ کہ جس رنگ میں خدا تم سے قربانی اور ایثار چاہتا ہے۔ نہ وہ ناجائز رنگ جو تم اپنے لئے تجویز کرو۔ تو یقیناً میری قربانی مہنگی نہ ہوگی۔ میرے دکھ کوئی قیمت نہ رکھیں گے۔ کیونکہ وہی جان قیمتی ہے۔ جو خدا کے بندوں کے کام آئے۔ اگر میری بے عزتی تمہیں عزت دلانے کا موجب ہو۔ اگر میری ذلت تمکو ہمیشہ کے لئے ذلت سے بچالے۔ اگر میرے جذبات کی موت تمہیں اخلاقی زندگی بخشدے۔ تو بخدا میں اس سودے کو نہایت سستا سودا سمجھونگا کہ حکومت درحقیقت خدمت ہی کا نام ہے۔ اور سیادت غلامی ہی کا ہم معنی لفظ ہے۔ پس اے بھائیو اگر تم ذرا بھی اس غم میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو۔ تو بجائے دوسروں پر غصہ ہونے کے اپنے نفسوں پر غصے ہو۔ اور اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے جو روزوں کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ روزے رکھ کر دعائیں کریں۔ اور جو نوافل کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ کچھ نوافل پڑھ کر دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس کی عزت کو قائم کرے۔ اور لوگوں کے دل سے بدظنیاں دور کرے۔ اور آئندہ کے لئے خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ بے شک بے غیرت کو ایمان نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن ظالم کو بھی ایمان نصیب نہیں ہوتا۔ تم خدا کے لئے بھی اسی طرح باغیرت بنو جس طرح اپنے نفس کے لئے بلکہ اس سے زیادہ۔ لیکن ساتھ ہی تم خدا کے لئے منصف بھی بنو۔ عادل بھی بنو ظلم سے بچنے والے بھی بنو۔ اور خدا پر توکل کرو۔ کہ جس کام سے وہ تم کو روکتا ہے اسی لئے روکتا ہے۔ کہ اس کا کرنا تمہارے دین اور دنیا کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی خیال نہ کرو۔ کہ جہاں خدا تعالےٰ تم کو ہاتھ اٹھانے سے روکتا ہے۔ اس لئے روکتا ہے۔ کہ تم کو ذلیل کرے۔ بلکہ یاد رکھو۔ کہ وہ جب تم کو ہاتھ اٹھانے سے روکتا ہے تو اسی وقت روکتا ہے۔ جب تمہارا ہاتھ اٹھانا دین اور اخلاق کے لئے مضر ہو۔ اور اس وقت وہ تمہاری عزت کی آپ حفاظت کرتا ہے۔ اور آسمانی تدبیروں سے تمہاری مشکلات کو دور کرتا ہے۔ اور ایسے وقت میں اگر تم اپنی عزت کو اپنے ہاتھ سے قائم کرنا چاہو۔ تو تم اپنی عزت کو بڑھاتے نہیں۔ بلکہ کم کرنے کا موجب ہو جاتے ہو۔ کاش کہ اس موقعہ پر تم کو یہ سبق یاد ہو جائے۔ اگر ایسا ہو۔ تو پھر میرا غم ہلکا ہو جائیگا۔ اور میرا فکر کم ہو جائیگا۔ اور میں اپنے رب کو کہہ سکونگا۔ کہ اے میرے رب دیکھ کہ تیرا بندہ پھر بھی لوگوں کو زندہ کرنے کا موجب ہو گیا۔ کیا تو حی و قیوم ہو کر اسے زندہ نہ کریگا اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس پر وہ ایسا ہی کرے گا۔ اور ضرور کرے گا۔

بے شک آج ہمارا دشمن خوش ہے کہ میرا بھی ایک وار چلا۔ لیکن اگر تم دعاؤں اور عاجزی میں لگ جاؤگے۔ تو اس کی خوشی عارضی ثابت ہوگی۔ اللہ تعالےٰ یا تو عارضی باتوں کی اصلاح کے سامان غیب سے پیدا کردیگا۔ اور اگر یہ اس کی مصلحت کے خلاف ہوگا۔ تو وہ تمہارے ذکر خیر کو اتنا بلند کردے گا۔ کہ تمہارے خلاف الزام لگانے والوں کی آوازیں تمہاری تعریف کے نعروں میں غائب ہو جائیں گی۔ پس بنی نوع انسان کی حقیقی خیر خواہی کے کاموں میں لگ جاؤ۔ کہ دنیا میں وہی چیز قائم رہتی ہے۔ جو دنیا کے لئے نفع مند ہو۔ نہ الزام کر

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۸ - ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

یونی نسٹ پارٹی کی نہائت اہم تجاویز

صوبہ کی اقتصادی ـ معاشرتی اور اخلاقی اصلاح کے متعلق

خوشی کی بات ہے۔ کہ پنجاب کی یونی نسٹ پارٹی صوبہ کی اقتصادی - معاشرتی - اور اخلاقی اصلاح کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ وزارت پارٹی ۱۰ - جنوری ۱۹۳۸ء سے شروع ہونے والے اسمبلی کے اجلاس میں خاص اہتمام کے ساتھ کچھ قراردادیں پیش کرنے والی ہے۔ جو خلاصۃً گذشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہیں۔ اگرچہ وہ ساری کی ساری نہایت ضروری اور مفید ہیں۔ تاہم ان میں سے جو زیادہ اہم ہیں۔ ان کے متعلق کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک قرارداد جس کا اثر بے کار تعلیم یافتہ نوجوانوں پر پڑ سکتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ ان تمام سرکاری ملازموں کو لازماً ریٹائر کر دیا جائے۔ جو ۲۵ سالہ مدت ملازمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا چکے ہیں۔ نیز ان سرکاری ملازموں کو بھی فی الفور ریٹائر کر دیا جائے۔ جو سرکاری ملازمت کے نااہل سمجھے جاتے ہیں۔ یا جن کی دیانتداری پر شبہ ہے ؛

اس طرح جہاں بیکار نوجوانوں کے لئے ملازمت حاصل کرنے کے مواقع پیدا ہو جائیں گے۔ وہاں حکومت کو بھی یہ فائدہ ہوگا۔ کہ اپنے گریڈ کی آخری تنخواہ لینے والوں کی بجائے اسی گریڈ کی ابتدائی تنخواہ لینے والے ملازم میسر آ جائیں گے اور اس طرح کافی بچت ہو سکے گی۔

ایک اور قرارداد یہ ہے۔ کہ حکومت سپیشل سی۔ آئی۔ ڈی سٹاف کے تقرر کے ذریعہ سرکاری ملازموں کی رشوت ستانی اور خیانت کی نگرانی کرے۔ یہ مرض چونکہ نہایت کثرت کے ساتھ پھیلا ہوا ہے اور پبلک کو اس کی وجہ سے نہ صرف انصاف پانے اور اپنے حقوق حاصل کرنے میں سخت مشکلات اور نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ اس کی غربت میں بھی اس کا بہت کچھ دخل ہے۔ اس لئے اگر اس کا علاج ہو سکے۔ یا کم از کم اس کی شدت کو ہی کم کیا جا سکے۔ تو صوبہ کو عظیم الشان فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

ایک قرارداد ملازمتوں میں قوموں کے تناسب کے متعلق ہے۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری ملازموں کی بھرتی ایسے طریقہ پر کی جائے جس سے آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں ان قوموں کی شکایات دور ہو جائیں۔ جن کی نمائندگی اس وقت سرکاری ملازمتوں میں کم ہے۔ بشرطیکہ متعلقہ قوم کے تعلیم یافتہ اور موزون آدمی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مہیا ہو سکیں۔ یہ قرارداد اس لحاظ سے نہایت ضروری ہے کہ جو لوگ سرکاری اداروں پر قابض ہیں وہ باوجود حکومت کی اس خواہش اور تاکید کے کہ ملازمتوں میں قوموں کا تناسب ملحوظ رکھا جائے۔ بہت بڑی روک بنے بیٹھے ہیں۔ اور طرح طرح کے حیلوں حوالوں سے مقررہ تناسب کو پورا نہیں ہونے دیتے۔ اس بارے میں اگر خاص کوشش نہ کی گئی۔ تو ممکن نہیں۔ کہ مقررہ تناسب کبھی پورا ہو سکے۔ پس یہ تجویز بھی بہت ضروری ہے ؛

ایک اہم تجویز جس کا مطالبہ ملکی حالات ایک عرصہ سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ پنجاب کے ہر پانچ ڈویژنوں میں ایک سرکاری کارخانہ قائم کیا جائے۔ جس کا سرمایہ بیس لاکھ روپیہ ہو کارخانہ کے ذمہ وار افسروں کو اختیار دیا جائے۔ کہ منافع کو حکومت اور کارکنوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ملکی صنعت کو ترقی دینے اور بیکاری کو کم کرنے کے لئے یہ بہت مفید تجویز ہے ؛

اسی سلسلہ میں یہ تجویز ایک پنتھ دو کاج کی مصداق ہے۔ کہ دیہاتی علاقوں کے ان تعلیم یافتہ بے کار نوجوانوں کو مالی امداد دی جائے۔ جو ایک معین مدت میں ناخواندہ اشخاص کی ایک مقررہ تعداد کو خواندہ بنانے کا عہد کریں۔ اس طرح ایک تو تعلیم پھیل سکے گی۔ دوسرے بیکاروں کو کام مل جائے گا ؛

ایک خاص تجویز یہ ہے۔ کہ تجربہ کے طور پر صوبہ پنجاب کے پانچ اضلاع میں امتناع شراب کیا جائے۔ ہر سمجھدار۔ اور ہوشمند انسان سمجھتا ہے۔ کہ شراب جسے صحیح معنوں میں ام الخبائث کیا جاتا ہے۔ صوبہ کے اخلاق۔ اور اس کی مالی حالت پر بہت برا اثر ڈال رکھا ہے۔ آوارہ مزاج لوگ شراب پی کر ایسی ایسی قابل نفرت حرکات کرتے ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے سادہ لوح لوگ بآسانی گمراہ ہو کر ان کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔ اور خاص کر نئی پود بہت جلد متاثر ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں امتناع شراب کی تجویز کا خیر مقدم کرنا ہر شریف انسان کا فرض ہے۔ صوبہ مدراس میں کانگرسی وزارت اس تجویز کو عمل میں لا چکی ہے۔ اور ہم اس کی مثال پیش کر کے کئی بار پنجاب کی یونی نسٹ پارٹی سے مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ بھی قدم اٹھائے۔ اب جبکہ اس نے اس طرف توجہ کی ہے ہم اسے مبارکباد کہتے ہیں ؛

ان کے علاوہ باقی تجاویز بھی مفید اور نتیجہ خیز ہیں۔ لیکن چونکہ ان کو وہ لوگ اپنے مفادات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ جو دوسروں کے حقوق غصب کر کے خود فائدہ اٹھاتے چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے ان کی مخالفت کا ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ ہندو اخبارات نے شور مچانا شروع بھی کر دیا ہے۔ اور ہندو پبلک اپنا سارا زور اس بات کے لئے صرف کرے گی۔ کہ یونی نسٹ پارٹی کوئی تجویز ہی نہ پیش کرے۔ اگر ان کے شور و شر سے متاثر ہو کر وزارت پارٹی نے وہی رویہ اختیار کرنا ہو۔ جو پنجاب کی زراعتی پیداوار کی منڈیوں کے بل کے متعلق وزارت اختیار کر چکی ہے۔ تو بہتر ہے۔ کہ اس خرخشے میں ہی نہ پڑے۔ کیونکہ یہ طریق اس کے وقار کے سخت خلاف ہے۔ اور پبلک میں اس کے متعلق اچھے خیالات پیدا نہیں کر سکتا۔ جب یہ ایک مسلمہ بات ہے۔ کہ پنجاب میں باوجود مسلمانوں کی اکثریت کے ملازمتوں میں ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ اسی طرح زمیندار خواہ ہندو ہوں۔ یا مسلمان سود خواروں کی چیرہ دستیوں سے نالاں ہیں۔ اور ان کی حالت نہایت ہی قابل رحم ہو چکی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت اس بارے میں اپنا فرض ادا نہ کرے۔ اور مخالفانہ شور سے دب جائے ؛

امید ہے۔ کہ یونی نسٹ پارٹی پورے زور کے ساتھ ان تجاویز کو پیش کریگی اور ان کو منظوری کرانے کے بعد جلد سے جلد ان کو عمل میں لانے کی بھی کوشش کی جائے گی ؛

بیرونی ادارہ ہائے تبلیغ احمدیت کے حالات

الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ عنوان موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون (سورۃ الصف رکوع ۱)

معززین۔ اس پیشگوئی کا مسیح موعود کے زمانہ میں پورا ہونا بیان کرتے ہیں۔ حضرت امام فخر الدین رازی نے بھی یہی لکھا ہے اور تفسیر غایۃ البرہان فی تاویل القرآن مطبوعہ ریاض پریس امروہہ کے صفحہ میں مکاشفہ ۲۰ (عہد نامہ جدید) کی پیشگوئی خروج یاجوج ماجوج و دجال اور سانپ کا سر کچلا جانے کا پورا ہونا "بذریعہ امام مہدیؑ" لکھا ہے۔

تبلیغ اسلام کے ذرائع

اس آخری جنگ میں جس کا نام تبلیغ اسلام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ ہتھیار استعمال فرمانے کا فتح اسلام میں ذکر کیا ہے۔ یعنے (۱) تصنیف کتب (۲) خطوط اور اخبارات میں مضامین لکھنا (۳) تقریر کرنا لیکچر دینا (۴) انفرادی ملاقاتیں کرنا (۵) سلسلہ بیعت۔

یہاں پر اس امر کا واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ تبلیغ کی مذکورہ بالا شاخوں میں سے سلسلہ بیعت یعنی تسخیر قلوب دراصل اس جماعت کا اصل مدعا و مقصد ہونا چاہیئے۔ جو مسیح پاک کے بعد حضورؑ کے کام کو جاری رکھنے کی سعادت رکھتی ہے **خلافت و ذریت**۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے شریعت اور عزت کو چھوڑا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قدرت اول تھے اپنی جماعت کو قدرت ثانی کے مظاہر (خلفاء) کے ماتحت اور ذریت درجال ابنائے فارس) کے ذریعہ خاص کامیابی کے علم دے کر چھوڑا ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق صرف وہ جماعت کام کرتی ہے۔ جو رفض اور خارجیت سے علیحدہ ہو کر قادیان کے مرکزی خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہیں۔ ہدایات کے ماتحت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرتی۔ اور خلافت و ذریت سے تعلق و اخلاص رکھ کر یہ ہتھیار پانچویں غرض کے لئے استعمال کرتی ہے

سلسلہ کا اصل کام

لوگوں کا ایک گروہ ہے جو دعوے کرتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل کام کر رہے ہیں۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ یا دوسرا لٹریچر بعض زبانوں میں شائع کر دیا ہے۔ یا بعض جگہ کوئی مبلغ بھیجدیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آیا ترجمہ قرآن تعمیر مسجد یا ترسیل مبلغ تقریر و تحریر کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا دعوے غیر احمدی بھی کرتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا واقعہ میں یہ درست نہیں۔ کہ ڈاکٹر عبد اللہ کوئلم۔ مسٹر سہروردی۔ مسٹر قدوائی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم مرزا حیرت۔ دہلوی۔ ڈاکٹر آرنلڈ۔ مسٹر پکتھال حافظ غلام سرور۔ مسٹر شلڈریک وغیرہ نے اس طرز تبلیغ میں ان مدعیوں سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس گروہ کے امیر کو جبکہ وہ قادیان میں تھے صالح تھے نیک ارادے رکھتے تھے۔ صحیح طریق پر کام کرتے تھے فرمایا۔ "مولوی صاحب کیا آپ سے پہلے ایم اے ایل۔ ایل۔ ڈی نہ تھے۔؟ پھر آپ کی تحریر میں کیا خصوصیت ہے؟ مجھے چھوڑ کر وہ کونسا اسلام ہے۔ جو آپ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔"

اس وقت غیر مبایعین نے وہی کچھ کیا جو ہم کہتے ہیں۔ مگر اب نہ صرف خلافت و ذریت سے بغاوت کی۔ بلکہ قادیان سے نئے ہوئے قرآن سے اللہ کے کلام کا (بلا متن) ترجمہ شائع کیا۔ اور تبلیغ اسلام سے قرآن کو واپس لانے والے مسیح پاک کا نام حذف کر دیا ہے۔ لیکن جماعت قادیان خدا کے فضل سے فتح اسلام کے اسلحہ کو پانچویں خصوصیت کے ساتھ استعمال کرتی ہے۔ اور حقیقی اسلام کی چاردانگ عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشائے عالیہ کے مطابق اشاعت کر کے اسلام کا اصل کام کر رہی ہے۔ اور غلبہ اسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں ایمان تنظیم اور ایثار کی وردی پہن کر مصروف ہے۔ اور فضل الٰہی کا یہ عالم ہے۔ کہ اب ہم پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور ہم ایک بین الاقوام حیثیت رکھنے والی جماعت ہیں۔

سمندر پار کا کام

اب میں آپ کو جماعت احمدیہ کے سمندر پار کے کام سے واقف کراتا ہوں۔ اور تحدیث بالنعمۃ کے طور پر بتاتا ہوں۔ کہ خلافت ثانیہ میں اسلام نے حیرت انگیز اور غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اور سائنٹیفک طریق پر دنیا کی کل اقوام کے دلوں کو تسخیر کرنے کے عظیم الشان کام کی بنیاد دور و دراز ممالک میں رکھ دی گئی ہے۔ اور ہندوستانی و مقامی کارکنوں کی فوج کے علاوہ دعوۃ و تبلیغ اور تحریک جدید کے مبلغ دنیا کے چالیس ملکوں اور قریباً جملہ اقوام عالم میں سمندر پار قادیان کی روحانی حکومت قائم کر رہے ہیں۔ گو دنیا کی وسعت کے لحاظ سے اصل مفتوحہ ارواح در قبہ بہت کم ہے۔ تاہم چار ارب میں سے ایک ارب انسان اور ۴۰ کروڑ مربع میل میں سے ۲ کروڑ مربع میل دنیا ہمارے روحانی دائرہ اثر کے نیچے آچکی ہے۔ اور ان کو روحانی خوراک پہونچانا ہمارا فرض ہو چکا ہے۔

اب ہم ... Ethnography اور Ethnology یعنے دنیا کی تقسیم جغرافیہ اور اقوام عالم کی تقسیم بلحاظ رنگ و مذہب کے مدنظر اپنے سمندر پار دورہ ہائے تبلیغ کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) تقسیم جغرافیہ (۱) یورپین (۲) ایشیائی (۳) امریکن (۴) افریقن (۵) متفرق

(۲) تقسیم رنگ۔ (۱) سفید (۲) بھورے (۳) سیاہ (۴) زرد

(۳) تقسیم مذاہب (۱) آرین (۲) سامی (۳) بے مذہب (۴) متفرق

سفید اقوام۔ اینگلوسیکسن

موجودہ دنیا کی متمدن متمول۔ با اثر حکمران اقوام میں سے جس سفید رنگ نسل کو دنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت حاصل ہے وہ یورپین سفید مسیحی اینگلوسیکسن قوم ہے۔ جو نئی و پرانی دنیا میں انگریز اور امریکن کہلاتے ہیں۔ انگریزی قوم کو پیغام پہونچانے کا فریضہ لنڈن کا ادارہ تبلیغ ادا کر رہا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱) اس سلطنت میں پیدا ہوئے (۲) یہی قوم یاجوج ماجوج کی نسل سے ہے (۳) اس کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کثرت رکھی ہے (۴) اس قوم کے قوانین حکومت رومنز (Romans) سے ملتے ہیں۔ اور (۵) انہی کے دار الحکومت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں تقریر کرتے ہوئے دیکھا (۶) انگریزی مبلغ مسیحی دین کی اشاعت کے لئے دنیا بھر میں جدوجہد کر رہے ہیں (۷) انگلستان کا دار الحکومت لنڈن کل دنیا میں آمد و رفت کے راستوں کا مرکز ہے۔ (۸) ہر قوم و ملک کے طلباء و سیاح لنڈن آتے رہتے ہیں۔ (۹) لنڈن میں Lud gate یعنے باب اللد ہے (۱۰) انگریزی زبان دنیا میں دوسری زبانوں کے مقابل زیادہ مروج ہے۔ اس لئے لنڈن میں پہلا احمدیہ دار التبلیغ ۱۹۱۴ء سے باقاعدہ قائم ہوا۔

اور اس کے پہلے مبلغ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ہیں۔ چودھری صاحب نے کرایہ کے مکان میں رہ کر مختلف سوسائیٹیوں کے ذریعہ لیکچروں کا انتظام کیا۔ چودھری صاحب ابتدائی تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ ”وہ زمانہ تو گزر گیا۔ لیکن اس کا لطف ابھی تک باقی ہے“

لنڈن میں ہمارا پہلا مکان ابتداءً ایسا غریبانہ تھا کہ ایک موقعہ پر خواجہ کمال الدین صاحب نے اس مکان کا ذکر بہت حقارت سے کیا۔ مگر یہ حقارت غیرتِ الٰہی کو جوش میں لائی۔ اور اب لنڈن کی سب سے پہلی مسجد ووکنگ سے بڑی اور حقیقی معنوں میں مسجد کہلانے کی مستحق مسجد فضل لنڈن ہے۔ جو صرف احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر ہوئی ہے۔

اس مشن میں اب تک چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب مفتی محمد صادق صاحب۔ خاکسار عبدالرحیم نیر۔ مولوی مبارک احمد صاحب۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ اور مولوی فرزند علی صاحب نے کام کیا ہے۔ اس وقت لنڈن میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد ہیں۔ یہ دارالتبلیغ کل یورپ بلکہ کل دنیا میں اسلامی مفاد کی حفاظت کا کام کرتا ہے۔ جاپانی۔ جرمن۔ مصری اور دیگر غیر ملکی لوگ مسجد دیکھنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ اس دارالتبلیغ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۱۹۲۴ء میں تشریف لے جانے کے بعد سے خاص اہمیت اور شہرت حاصل ہوئی۔ اور کانفرنس مذاہب میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شمولیت نے مغرب میں احمدی تبلیغ کا نیا باب وا کیا۔ اس وقت لنڈن احمدیہ دارالتبلیغ سے ایک پندرہ روزہ اخبار ”مسلم ٹائمز“ نکلتا ہے۔ امام مسجد کے مضامین ”لنڈن ٹائمز“ میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ اور مولوی شمس عربی اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں۔ تحریر و تقریر سے کام ہو رہا ہے۔ آنریری مبلغین کی ایک جماعت بھی یہاں کام کرتی ہے۔ انگریز قوم کو اسلام سے تقرب ہوتا جا رہا ہے۔ اسلام اب اجنبیت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ برنارڈ شا انگلستان بلکہ کل یورپ کا ”آئندہ مذہب اسلام ہوگا“ کی پیشگوئی وثوق سے کر رہے ہیں۔ مبلغین مسجد۔ اخبار۔ اور آنریری کارکن سب مل کر اس ادارہ تبلیغ کے ذریعہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کی پیشگوئی پوری کرنے میں ساعی ہیں۔

سال رواں میں قابلِ ذکر مقرر لارڈ ہیلے سابق گورنر پنجاب و صوبجات متحدہ اور ان کے صدر لارڈ زٹلینڈ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا تھے۔ لارڈ ہیلے نے احمدیت کی حیرت انگیز ترقی اور احمدیوں کے کل دنیا میں موجود ہونے کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے احمدیہ مسجد کانو مغربی افریقہ بھی دیکھی تھی۔ آنریبل سر ظفر اللہ خاں صاحب کا لنڈن میں تشریف لے جانا اس مشن کے لئے تقویت کا موجب ہوا ہے۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دوسرے صاحبزادے بھی تبلیغ میں مدد دیتے رہے ہیں۔ جو تغیر بتدریج اور آہستہ ہو رہا ہے۔ وہ بفضلہ تعالےٰ بہت عظیم الشان ہے۔ نو مسلم اردو سیکھنے اور انگریزی میں مضامین لکھتے ہیں۔ بعض لوگ محض روحانی اثرات سے احمدی ہوئے ہیں۔ سال رواں میں ۲۴ نو مبائعین ہوئے۔ اور ۳۰ شلنگ تحریک جدید کا چندہ دیا۔

امریکن

دوسری سفید قوم جو طاقت در متمول اور نئی دنیا کی مالک ہے۔ اور جہاں سے مبلغین مسیحی تبلیغ کے لئے اسلامی ممالک میں بھیجے جاتے ہیں۔ جن کے قبضہ میں عربی زبان کی بہترین یونیورسٹی بیروت ہے وہ امریکہ ہے۔ اس لئے انگریزوں کے بعد جس قوم کو اسلام کا پیغام پہونچانا چاہئے تھا۔ وہ امریکن تھے۔ اور حضرت امیرالمومنین نے ۱۹۲۰ء کے آغاز میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو جو لنڈن میں تھے۔ امریکہ بھجوا دیا مفتی صاحب کو امریکن حکام نے داخلہ سے روک دیا مگر آخرش ادارہ تبلیغ قائم کرنے کی اجازت ہوئی اور مفتی صاحب نے نہایت شاندار کام کیا۔ پہلے ڈیٹرائٹ میں مسجد کا افتتاح کیا۔ پھر شکاگو میں مسجد بنائی۔ اور مسلم سن رائز سہ ماہی رسالہ کا اجرا کیا۔ مفتی صاحب کے بعد مولوی محمد الدین صاحب اور پھر مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی گئے اور اس وقت بھی موخرالذکر انچارج مبلغ ہیں۔ رسالہ ”سن رائز“ جاری ہے۔ اور اچھا کام کر رہا ہے۔ نو مسلم روزہ رکھتے ہیں۔ تحریک جدید کا چندہ بھی دیا۔ جمعہ کی نماز بھی شکاگو کلیولینڈ اور پٹس برگ میں ہوتی ہے۔ انچارج مبلغ نے چھ بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا۔ عیسائیوں سے مباحثات بھی ہوئے۔ ایک البانی مسلمان نے مسلم سن رائز کے ۱۰ مضمون کتابی شکل میں شائع کئے۔ لجنات قائم ہیں۔ خدمتِ دین میں عورتیں مردوں پر سبقت لے گئی ہیں۔ مسجد کے سامان کا خرچ جماعت نے برداشت کیا ۴۴۹ ڈالر خرچ کئے۔ یہ مبلغ سو فیملی کام کرتے ہیں۔ اور سید عبدالرحمٰن بریلوی امام الصلوٰۃ کلیولینڈ ان کو بہت مدد دیتے ہیں۔ مگر کام اس قدر زیادہ ہے۔ کہ دوسرے آدمی کی مدد کی ضرورت ہے۔ سال رواں میں ۲۲ نو مبائعین ہوئے۔

یوروپین لاطینی اقوام

اینگلو سیکسن سفید یوروپین اقوام کے بعد لاطینی اقوام ہیں۔ جن کا مرکز روم ہے ان کے لئے روما میں تحریک جدید کے ماتحت ادارہ تبلیغ قائم ہوا ہے۔ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ پہلے میڈرڈ میں رہے۔ جہاں آگ برسی۔ اور وہاں [illegible] کا منظر دنیا نے دیکھا۔ اور جس طرح ایسے ہی نشان الٰہی کے بعد مولوی شمس صاحب دمشق سے روانہ ہوئے تھے۔ اسی طرح شریف اندلس سے روانہ ہو گئے۔ اور روما جنوری ۱۹۳۷ء میں پہنچے ایک یونانی مسلم کونٹ غلام احمد میڈرڈ میں احمدی ہو چکا تھا۔ اب اٹالین نو احمدی مسیو لیکٹ صادق قابل ذکر ہیں۔ اور قلیل عرصہ میں ۷ احمدی ہوئے ہیں۔ مبلغ صاحب اٹالین بول سکتے ہیں آپ کا طرابلس کے عربوں پر بھی اثر ہے۔ کیونکہ اٹالین افواج میں بعض عرب ہیں۔ جو روم میں آتے جاتے ہیں۔ یہ مشن بھی بہت اہم ہے۔ کیونکہ مسولینی کو مسلمانوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے کا شوق ہے۔ حضرت امیرالمومنین بھی اس سے مل چکے ہیں۔ نپولین کی طرح مسولینی بھی مسیحیت سے تو بیزار ہے اور اسلام کا مداح ہے۔ اور اپنے تئیں اسلام کا محافظ کہتا ہے۔ اس کی طاقت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پھر شہر روم کیتھولک مسیحیت کا بھی مرکز ہے۔

امریکن بوئنس آئرس

امریکہ میں لاطینی سپینش شاخ کے لئے جو تمام جنوبی امریکہ میں آباد ہے ارجنٹائن کے دارالحکومت بوئنس آئرس میں ایک مرکز مئی ۱۹۳۶ء میں کھولا گیا ہے۔ جو تحریک جدید کے ماتحت ہے۔ مبلغ کو داخلہ میں روکاوٹ ہوئی۔ مگر اللہ نے آسانی کر دی اور کپتان جہاز نے خود ضمانت دی۔ اس ملک میں عرب بہت آباد ہیں اور اسلام کے اندلوسیہ کے ساتھ دیرینہ تعلقات کے باعث جنوبی امریکہ کی سپینش اقوام کا ہم پر بہت حق ہے۔ مولوی رمضان علی صاحب کے ذریعہ ۴ احمدی ہو چکے ہیں۔ اور فلسطین کے احمدی رسالہ البشریٰ کے یہاں ایک صد خریدار ہیں۔

سلیوز

مشرقی یورپ کی اقوام نے جنگ عظیم کے بعد سیاسی آزادی حاصل کر کے جو نئی ملکی و قومی تقسیم کی ہے۔ اس میں سلیوز کا بڑا حصہ ہے یہ قوم دریائے ڈینیوب کے کنارے اور بلقان اور سابق آسٹریا کے صوبجات بوسنیا ہرزیگوینا وغیرہ میں آباد ہے۔ اس لئے یگوسلاویہ کے پایہ حکومت بلگریڈ میں ایک ادارہ تبلیغ تحریک جدید کے ماتحت دسمبر ۱۹۳۶ء میں قائم ہوا۔ آٹھ طالبان حق سلسلہ عالیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان میں بعض بہت مخلص ہیں۔ ایک تو قدیم دستور کے مطابق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام خطبہ جمعہ میں پڑھتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب مجاہد انچارج مشن پہلے البانیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مگر مسلمان حکومت نے ان کو ٹھہرنے کی اجازت نہ دی۔

ہنگیار و تورانین

ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپسٹ میں تحریک جدید کا ایک مجاہد حضرت امیرالمومنین کے ارشاد کے مطابق فروری ۱۹۳۶ء میں پہنچا اور تورانی ہنگیار اور قرب و جوار کی اقوام کو روحانی غذا پہنچانے کا کام شروع کیا پہلے مجاہد حاجی احمد خاں صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی تھے۔ اب محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے انچارج مبلغ ہیں۔ جماعت ۴۷ ممبروں پر مشتمل ہے عید کی نماز بڑی شان سے ہوئی ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے تھے۔ اور نواب ذوالقدر جنگ بہادر ہوم سکرٹری نظام حیدرآباد نے بھی اس ادارہ تبلیغ میں جا کر نومسلموں سے ملنے کا مجھ سے ذکر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ علامات

سے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا ثبوت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات کے متعلق غیر مبایعین اور ان کے حضرت امیر سے منافقین کے فتنہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے اخبار میں جس بعید از اخلاق طریق سے زہر اگلنا شروع کیا۔ اور جس غیر معقول طریق سے اپنے حسد اور بغض کے انگارے اگلے۔ شریف الطبع لوگوں نے طبعی طور پر اُسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اسے کچھ وقعت نہ دی۔ تاہم سعید اور حق کی طالب روحوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے دشمنوں کے مقابل پر حق اور راستی پر ہونا ثابت کرتا ہوں۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی علامات کا ذکر فرماتے ہوئے ازالۂ اوہام میں لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے راستباز بندے دنیا میں اس لئے نہیں آتے۔ کہ لوگوں کو تماشے دکھلائیں۔ بلکہ اصل مطلب ان کا جذب الی اللہ ہوتا ہے۔ اور وہ نور جوان کے اندر قوت جذب رکھتا ہے۔ اگرچہ کوئی شخص امتحان کے طور سے اسکو دیکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ مگر وہ نور آپ ہی ایک ایسی جماعت کو اپنی طرف کھینچ کر جو کھینچے جانے کے لائق ہے اپنا خارق عادت اثر ظاہر کرتا ہے۔"

یہ وہ پہلی علامت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے مقربین کی بیان فرمائی ہے۔ اس اصل کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد جبکہ غیر مبایعین نے ہر جائز و ناجائز طریق سے جماعت کو جو اس وقت سخت ابتلاء میں تھی اپنی طرف کھینچنا چاہا۔ حتیٰ کہ یہ بھی شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ جماعت کا اکثر حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن میں آج غیر مبایعین سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ بتائیں کس شخص کی قوت جاذبہ نے جماعت کی اکثریت کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ کیا وہی بلند پایہ انسان نہیں جس کے تم لوگ درپے آزار ہو۔ اگر یہ شخصیت بقول تمہارے خلافت کی اہل نہیں۔ تو اے حاسدان محمود بتاؤ یہ قوت جاذبہ کہاں سے آئی۔ کہ ہزاروں انسان اطراف عالم سے ہمارے آقا کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اے غافلو غور کرو یہی وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا انسان ہے جس کے متعلق پیشگوئیاں تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی سن چکے ہو۔ دنیا داروں کی دنیاداری کا راز دیر تک نہیں چھپا رہتا۔ اور نہ ہی ان میں وہ روحانی قوت ہوتی ہے۔ کہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ پس مبارک ہے وہ جو آج کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں داخل ہو۔

(۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ان کے دلوں پر ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دقائق اطاعت کی رعایت رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یار آزردہ ہو جائے۔"

اس کی بھی ہزاروں مثالیں حضور کے سوانح میں موجود ہیں۔ لیکن اس کے لئے جو تعصب اور عداوت کی آنکھ سے نہیں بلکہ انصاف کی آنکھ سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ سے خوف اور تقوےٰ کی ایک تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ جس میں حضور نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "میں نے آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی دیدہ دانستہ دوسرے پر ظلم نہیں کیا۔ اور اگر کسی ایسے شخص کا مقدمہ میرے پاس آجائے۔ جس سے مجھے کوئی ذاتی رنجش ہو۔ تو میرا طریق یہی ہے۔ کہ میں ہر وقت دعا کرتا رہتا ہوں۔ کہ الٰہی یہ میرے امتحان کا وقت ہے۔ تو اپنا فضل میرے شامل حال رکھ ایسا نہ ہو کہ میں فیل ہو جاؤں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میرے دل کی کوئی رنجش اس فیصلہ پر اثر انداز ہو جائے۔ اور میں انصاف کے خلاف فیصلہ کر دوں۔ پس میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے انصاف کی توفیق دے۔ اور میں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ انصاف کی توفیق دی۔ میں نے شدید سے شدید دشمنوں کی بھی کبھی بدخواہی نہیں کی۔ میں نے کسی کے خلاف اس وقت تک قدم نہیں اٹھایا۔ جبتک شریعت مجھے اجازت نہیں دیتی۔"

(خطبہ مورخہ ۲۰ / نومبر ۱۹۳۷ء)

(۳)

تیسری علامت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بیان فرماتے ہیں۔ "انکو خارق عادت استقامت دی جاتی ہے۔ کہ اپنے وقت پر دیکھنے والوں کو حیران کر دیتی ہے۔" سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی استقامت، استقلال اور بلند ہمتی کا یہی ثبوت کافی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اولوالعزم کا خطاب بخشا۔ نیز واقعات پر غور کرنے سے بھی ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ ابتدائے خلافت سے کتنے ابتلاء جماعت پر آئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کس قدر بڑے بڑے فتنوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ غیر مبایعین کا علیحدہ ہونا اور جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرنا کوئی معمولی فتنہ نہ تھا۔ اس کے بعد فتنہ بہائیہ پھر مستریوں کا ارتداد اور اس کے بعد احرار کا اپنی تمام قوت سے حملہ کرنا اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا دعوےٰ پھر منافقین کا فتنہ لیکن ان سب فتنوں کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا کی مدد سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ یہ سب فتنے سمندر کی جھاگ کی طرح بیٹھ کر رہ گئے۔ لیکن حضور اور آپ کی جماعت کے استقلال اور استقامت میں کوئی فرق نہ آیا:

(۴)

چوتھی علامت خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ جب ان کو کوئی بہت ستاتا ہے۔ اور باز نہیں آتا۔ تو ان کے لئے غضب اس ذات باری تو سم کا جوان کا متولی ہوتا ہے یکدفعہ بھڑکتا ہے۔ اور جب ان سے کوئی بہت دوستی کرتا ہے اور سچی وفاداری اور اخلاص کے ساتھ ان کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس پر ایک خاص رحمت نازل کرتا ہے۔

ان ہردو علامات کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں موجود ہونا محتاج بیان نہیں۔ کون ہے جس نے حضور سے بغض و عناد اور عداوت کی ٹھانی ہو۔ اور آخرکار خود ہی ذلیل نہ ہوا ہو۔ حضور کے جھنڈے کے تلے سے جو بھی نکلا دعوےٰ تو یہی کرتا ہے کہ انما نحن مصلحون۔ لیکن آخرکار نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا۔ کتنے ہیں جو خلافت سے علیحدہ ہوئے۔ لیکن آخر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ اسلام کی بھی ان کی نگاہ میں کوئی وقعت نہ رہی۔ اس کے مقابل پر جو اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ کے ساتھ ہر فتنے اور ابتلاء کو صبر سے برداشت کرتے رہے۔ اور حضور کے ہر حکم اور ہر تحریک پر انہوں نے لبیک کہا۔

وہ خود اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف کھینچا۔ اور ہر شر سے اپنی چادرِ رحمت کے ذریعے محفوظ رکھا۔ کتنے ہیں۔ جنہیں محض خدا کے اس پیارے کی غلامی اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی بدولت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور وہ قربانیوں میں ایک لذت محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ان کی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شمار نہیں کر سکتے۔ کہ کس قدر قبول ہوئیں پھر یہ کہ ان پر اسرار غیب ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ باتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں۔ ان پر کھولی جاتی ہیں۔ اگرچہ اور مومنوں کو بھی سچی خوابیں اور سچے مکاشفات معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ لوگ تمام دنیا سے نمبر اول پر ہوتے ہیں"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں کی قبولیت کے ہزاروں نمونے موجود ہیں۔ سب سے پہلے غیر مبائعین کے فتنے میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے حضور کو خبر دی کہ تو اور تیرے متبعین تیرے منکروں پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ احرار کے فتنے کے متعلق حضور نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ جن کی قبولیت کی بشارت سُن کر حضور نے فرمایا۔ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ منافقین کے اس فتنے کے متعلق ہی آپ فرماتے ہیں :-

"اب بھی جب یہ فتنہ اٹھا۔ تو میں نے جلدی نہیں کی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اور خدا نے مجھے خبر دی کہ "میں تیری مشکلات کو دور کروں گا"!

پھر آج سے ۲۲ سال قبل مصری صاحب کے ارتداد کی خبر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔ کن کن کا ذکر کیا جائے۔ ایک شریف انسان کے لئے یہی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی دعائیں سنتا۔ اور حضور پر اسرار غیب ظاہر کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ

ان میں ہمدردی خلق اللہ کا مادہ بہت بڑھایا جاتا ہے۔ اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔

اس اصل کے ماتحت بھی حاسدان سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ غور کریں۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ حضور صرف ایک دنیادار اور ذاتی عزت کے خواہاں ہیں تو غور طلب امر یہ ہے کہ حضور کے دل میں یہ ہمدردی خلق اور اشاعت اسلام کا خارق عادت جوش کہاں سے آیا۔ کتنی کتب حضور تالیف فرما چکے ہیں جن میں اسلام کی حقانیت بیان کی گئی ہے پھر حضور کا کوئی خطبہ کوئی تقریر ایسی نہیں ہوتی جس میں جماعت کو ترغیب نہ دلائی گئی ہو۔ کہ وہ خدمت اسلام میں لگ جائے کتنی سکیمیں ہیں جو حضور نے اسلام کی اشاعت کے لئے تیار کیں۔ اور کامیاب نکلیں۔ حتیٰ کہ حضور کی ہمدردی خلق کا اثر آج دنیا کے ہر کونے میں ظاہر ہو رہا ہے حضور خود ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ہمدرد دل دیا ہے۔ جو ساری عمر دنیا کے غموں میں گھلتا رہا ہے۔ اور گھل رہا ہے۔ ایک محبت کرنے والا دل جس میں سب دنیا کی خیر خواہی ہے۔ جس کی بڑی خواہش یہ ہے۔ کہ وہ اور اس کی اولاد اللہ تعالیٰ کے عشق کے بعد اس کے بندوں کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرے"

پس مبارک وہ جو خدا کے اس برگزیدہ اور پیارے خلیفہ کے جھنڈے تلے آتا ہے

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں

احمدیوں کے خلاف سرکاری کارندوں کی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ کے مخالف اخبارات حکام کو اکسانے کے لئے آئے دن یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ کہ قادیان میں احمدیوں کی اپنی حکومت ہے۔ اور حکومت کے کارندے یہاں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جس شد و مد کے ساتھ اور جس غیر معمولی اہتمام کے ساتھ اس کی مشنری یہاں کام کر رہی ہے۔ ہندوستان کے کسی اور مقام پر اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ سرکاری ملازمین کی عقابی نگاہ جس قدر باریک بینی کے ساتھ یہاں کی ہر چیز اور ہر نقل و حرکت کا جائزہ لیتی ہے ہمارا دعوےٰ ہے کہ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔

یہاں پر کارِ خاص کے کارکنوں اور ملازمین پولیس کی دوڑ دھوپ اور تگ و دو کو دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تمام ملک میں اسی طرح حکومت ہو رہی ہے۔ اور تمام مذہبی جماعتوں کے ساتھ اس کا سلوک ایسا ہی ہے۔ یا یہ خصوصیت صرف جماعت احمدیہ کے لئے ہے۔ اور یہ سب کچھ کسی خاص پروگرام کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اس بات کی وضاحت کے لئے چند پیش افتادہ مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت کے کارندوں کا ہمارے متعلق کیا رویہ ہے

ہر جگہ یہ قاعدہ ہے۔ کہ مختلف سوسائٹیوں جماعتوں اور اداروں کی طرف سے اپنی تنظیم کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی آگاہی کے لئے اپنے مرکزی مقام پر اعلانات کئے جاتے ہیں۔

عام پبلک سے تعلق رکھنے والی باتوں کا اعلان تو بذریعہ اشتہار یا بذریعہ اخبارات کر دیا جاتا ہے۔ مگر اپنے مخصوص حلقہ کے لئے اعلان وغیرہ اس ادارہ کی مرکزی جگہ پر بورڈوں وغیرہ پر لکھ دئے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ایسے تمام اعلانات کی نقول حاصل کرنے کا نہ تو حکومت کی طرف سے کوئی انتظام ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ایسا کرنا اس کے لئے ممکن ہے۔

مثلاً لاہور شہر ہے جہاں سینکڑوں سوسائٹیاں ہیں جو اپنے اجلاسوں لیکچروں اور اس قسم کی تقریبوں کی اپنے حلقہ سے تعلق رکھنے والی مخصوص باتوں کا اعلان اپنے مرکزی مقام پر لکھ کر کر دیتے ہیں۔ لیکن کیا حکومت کے ملازم ان سب کی نقول حاصل کرنے کیلئے دوڑے پھرتے ہیں۔ اور باقاعدہ ان کی کاپیاں کر کے افسران بالا کو بھیجتے ہیں مگر قادیان میں مقامی احمدیوں کی آگاہی کے لئے احمدیہ چوک میں بورڈوں پر جو اعلانات کئے جاتے ہیں۔ ان کی حرف بحرف نقلیں کی جاتی ہیں۔ اور کار خاص کے سپاہی دن میں کئی کئی بار آ کر ان کا جائزہ لیتے ہیں اور ہر بات جو وہاں لکھی جائے نقل کر کے لے جاتے ہیں مثلاً یہ اعلان ہوتا ہے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے اور فلاں وقت اسکا جنازہ پڑھا جائیگا دوست اس میں شامل ہوں پھر پولیس والے یہ بات نقل کر کے لیجاتے ہیں

یا مثلاً یہ اعلان ہوتا ہے۔ کہ تعلیم و تربیت سے یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے وظیفہ پانے والے احباب فلاں وقت آکر اپنے وظائف وصول کرلیں۔ دعوۃ و تبلیغ کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے بعض سابیکسٹ نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوست اس کے اہل ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کریں۔ یا یہ کہ فلاں شخص سے جس نے کوئی قرضہ لینا ہو۔ وہ دفتر امور عامہ میں اطلاع دے۔ یا فلاں علاقہ یا شہر کے اگر کوئی دوست آئے ہوں تو وہ ناظر صاحب بیت المال سے ملیں۔ ان سب باتوں کو پولیس کے کارخاص والے حرف بحرف لکھ کر لے جاتے ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ باتیں اپنے اندر کوئی راز نہیں رکھتیں۔ اور جو بات منظر عام پر مشتہر کر دی جاتی ہے اس میں کوئی اخفاء کا پہلو نہیں ہوسکتا اس لئے اگر پولیس والے ان کو نقل کرکے لے جاتے ہیں۔ تو شوق سے لے جائیں۔ ہمارا اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہر جگہ اور ہر علقہ سے تعلق رکھنے والوں کی آگاہی کے لئے اعلان شدہ باتوں کو اس اہتمام اور باقاعدگی کے ساتھ نوٹ کرنے کا انتظام ہماری سرکار دولت مدار نے کر رکھا ہے۔ یا یہ صرف قادیان کے لئے ہی مخصوص ہے پھر ہندوستان بھر میں لاکھوں مساجد ہیں جن میں جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے۔ ان میں بعض مخصوص فرقہ ہائے اسلام کی جامع مساجد بھی ہیں۔ جہاں ان کے مذہبی پیشوا خطبات پڑھتے اور امامت کراتے ہیں۔ اسی طرح قادیان کی جامع مسجد میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ لیکن یہاں تو حضور کا خطبہ نوٹ کرنے کے لئے پولیس کے سٹینوگرافر معہ گواہان

کے مسجد کے اندر موجود رہتے ہیں۔ اور اکثر پولیس افسر باوردی علیحدہ مسجد کے آخری کونہ پر کھڑے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان بھر میں کوئی اور ایسی مسجد نہ ہوگی جس میں خطبہ کو اس باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ نوٹ کرنے کا انتظام ہو۔ جامع مساجد کے علاوہ دیگر مذاہب کے معابد میں بھی کسی مخصوص دن میں ان مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے مذہبی لیڈر کے لیکچر سنتے ہیں مگر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ ان لیکچروں کو قلمبند کرنے کے لئے ہر جگہ پولیس کے سٹینوگرافر پہنچتے ہوں۔ اور اس لحاظ سے یہ خصوصیت بھی گویا جماعت احمدیہ کے لئے ہی حکام نے تجویز کر رکھی ہے خطبات کے علاوہ پبلک لیکچروں اور تقریروں کو نوٹ کرنے کا سوال ہے۔ اور لیکچر کی نوعیت کے لحاظ سے اس کے نوٹ لینے کا دستور چونکہ باہر بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ چیز چنداں قابل اعتراض نہیں۔ لیکن اس بارہ میں بھی یہاں ایک خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ یہاں کوئی بھی ایسی تقریر یا تقریب ممکن نہیں۔ جس میں پولیس کے رپورٹر نہ پہنچتے ہوں۔ حالانکہ یہ بات باہر کسی جگہ نہیں دیکھی جاتی۔ یہ نہیں ہوگا کہ لاہور کے کسی سکول کے بچوں نے باہم تقریروں کے مقابلہ کے لئے کوئی مجلس مناظرہ ترتیب دی ہو۔ اور پولیس کے رپورٹر اس میں جا دھمکیں۔ لیکن قادیان میں سکول کے بچوں کی مجالس کی بھی نگرانی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ اور نمائندگان پولیس کی شرکت لازمی ہے چنانچہ ۷ر جنوری۔ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں سکول کے بچوں نے طلباء مدرسہ احمدیہ کے ساتھ ایک مناظرہ کی مجلس کا اہتمام کیا۔ تاکہ دونوں سکولوں میں تعلیم پانے والے بچے مشق تقریر کرسکیں۔ خاکسار اس مجلس کا صدر تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت تکلیف

ہوئی۔ کہ پولیس کے رپورٹر صاحب وہاں بھی پہنچے ہوئے ہیں۔ غالباً پولیس کے فرض شناس اور دور اندیش کارندوں نے یہ سمجھا۔ کہ بظاہر بچوں کی مجلس کا اعلان ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ اس میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ یا سبھاش چندر بوس حکومت کا تختہ الٹ دینے کا پروگرام پیش کرنے والے ہوں۔ اسی طرح کی اور کئی باتیں ہیں۔ جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازمین

جن کی سرگرمیاں اس حد تک بڑھی ہوئی ہیں۔ وہ درپردہ کیا کچھ کرتے ہوں گے۔

میں پوچھتا ہوں۔ کیا یہی انصاف ہے۔ کہ قادیان میں اس طرح ہمارے حقوق شہریت کو کچلا جاتا۔ اور ہمیں اس آزادی سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جو ہر مہذب گورنمنٹ میں ہر شہری کو حاصل ہے۔

خاکسار رحمت اللہ شاکر

میرزا حسین بیگ صاحب مرحوم

میرزا حسین بیگ صاحب چمبہ کی وفات حسرت آیات کی خبر الفضل میں شائع ہوچکی ہے مرحوم نے تقریباً ۶۰ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ مرحوم ایک سنجیدہ مزاج۔ زیرک الطبع حلیم الفطرت انسان تھے۔ اگرچہ مرحوم کو اوائل عمر سے ہی اسلام سے عشق تھا۔ لیکن عرصہ چار سال سے جب کہ احمدیت قبول کی۔ مرحوم کی کایا پلٹ گئی۔ نمازیں خشوع خضوع سے ادا کیا کرتے تھے۔ فروتنی مرحوم کا شیوہ ہوچکا تھا۔ اب جب کہ جلسہ سالانہ قریب تھا۔ مرحوم گھر میں بیمار ہوگئے۔ لیکن جلسہ سالانہ کا اشتیاق اور حضرت امیرالمومنین کا عشق اس قدر جاگزین تھا۔ کہ بیماری کی حالت میں ہی سفر کے لئے تیار ہوگئے۔ احباب نے اصرار کیا کہ اس وقت جب کہ آپ پر انفلوائینزا کا حملہ ہوچکا ہے۔ اور سارے راستہ میں برف کافی سے زیادہ پڑ چکی ہے۔ جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ لیکن مرحوم نے ایک نہ سنی۔ اور احباب کی رضامندی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چلے گئے۔ دارالامان پہنچتے ہی مرض نے شدت اختیار کی اور نمونیہ کا بھی حملہ ہوگیا۔ آخر دارالبقا کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے تبلیغ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی جو احباب بیمار پرسی کے لئے آتے۔ انہیں تبلیغ کرتے۔ گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر آپ نے اکثر احباب کو ضیافت پر مدعو کیا۔ اور دعا کی کہ خداوند تعالیٰ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جگہ دے اور وفات قادیان دارالامان میں ہو جو کہ قبول ہوئی۔

مرحوم کی وفات خصوصاً جماعت چمبہ کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار سیکرٹری غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چمبہ

لوکل انجمن احمدیہ پشاور

کے سابق پریذیڈنٹ مولوی محمد علی صاحب چونکہ اپنے سرکاری سلسلہ ملازمت سے ریٹائر ہوکر وہاں سے تشریف لے جاچکے ہیں اس لئے جماعت کی کثرت رائے کے پیش نظر اس عہدہ پر محمد حیات خانصاحب کا تقرر ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک کیلئے منظور

سابق ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ مسجد احمدیہ لنڈن میں

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اگلے روز مسٹر اے۔ منرو یسی آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر لکھنؤ جوان دنوں رخصت پر ہیں۔ ایک دعوت میں مسجد احمدیہ لنڈن میں تشریف لائے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نائب امام مسجد نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے مسجد کی سیر کی۔ اور اس کے متعلق بہت پسندیدگی کا اظہار کیا۔ چائے نوشی پر آپ نے ہندوستانی سیاسیات خصوصاً احرار کے انگیختہ شیعہ سنی تنازعہ کے متعلق بہت سے سوالات دریافت کئے۔ اور ہندوستان اور دوسرے ممالک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک سوال کے جواب میں انہیں بتایا گیا۔ کہ اس سال کے دوران میں گیارہ انگریز اصحاب نے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کیا یہ نومسلم عربی زبان میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اتفاق سے اس وقت ایک انگریز مسلم خاتون وہاں موجود تھیں۔ انہوں نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کیں۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ جب انہیں لیڈی کیلاش کو پیش آمدہ حادثہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ تو انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ آخر میں انہیں اسلامی لٹریچر کے متعلق بعض کتابیں پیش کی گئیں۔ جو انہوں نے خوشی سے قبول کیں۔ اور فرصت کے وقت ان کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ دو گھنٹہ ایک ایسے ماحول میں گذارنے کے بعد جو ملک کی فضا سے بالکل مختلف تھا وہ ایسے تاثرات کے ساتھ مسجد سے تشریف لے گئے۔ جو یقیناً مدت تک ان کے دل میں تازہ رہیں گے۔

مسجد اقصیٰ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام

الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق مسجد اقصیٰ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہو گیا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۷ رجنوری ۱۹۳۸ء کو حضرت امیر المومنین نے جو خطبہ جمعہ مسجد اقصیٰ میں دیا۔ اس میں پہلی مرتبہ لاؤڈ سپیکر سے کام لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کی تربیت اور تبلیغ کے لئے مفید اور بابرکت بنائے آمین

اس کے متعلق میں نظارت ہذا مکرمی خان فقیر محمد خان صاحب اگزیکٹو انجنیئر صوبہ سرحد کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے اس غرض کیلئے مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور چندہ مرحمت فرمایا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

اس کے بعد چونکہ عزیزان محمد کرامت اللہ و ضیاء اللہ صاحبان مالکان کار ریڈیو ارباب روڈ پشاور نے مسجد اقصیٰ کے لئے ایک لاؤڈ سپیکر سٹ پیش کیا۔ جو اب مسجد اقصیٰ میں لگا دیا گیا ہے۔ اور اس کے لگانے کے متعلق دیگر اخراجات مکرمی خان فقیر محمد خاں صاحب کے چندہ سے پورے کئے گئے ہیں۔ خان صاحب موصوف کے چندہ کی بقیہ رقم ان کی اجازت سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے لئے مستقل طور پر لاؤڈ سپیکر سٹ خریدنے میں خرچ کی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ خان صاحب موصوف اور میسرز کار ریڈیو پشاور ہر دو کو جزائے خیر دے۔ آمین

ناظر تعلیم و تربیت

الفضل منگانے والے بھائیوں سے التماس

برادران! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جن مؤثر اور پرزور الفاظ میں الفضل کی خریداری کے متعلق ارشاد فرمایا۔ ان کو سننے کے بعد کوئی ایسا شخص جو اپنے اوپر تنگی اور تکلیف برداشت کر کے بھی الفضل خرید سکتا ہے۔ مگر نہیں خریدتا۔ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

پیارے بھائیو! الفضل ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جو آپ کا تعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور مرکز سلسلہ کے ساتھ مضبوط و مستحکم رکھتا ہے۔ اور یہی وہ نہر ہے۔ جو روحانی چشمہ کا تازہ بتازہ شیریں اور مصفیٰ آب حیات آپ تک پہونچاتا ہے۔ اگر آپ اس کے مطالعہ سے محروم ہیں۔ تو یقین سمجھئے۔ کہ آپ ایمان کو تازہ کرنے والے ذریعہ سے محروم ہیں۔

الفضل ہی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات پہونچاتا ہے۔ اور جماعت کو بتاتا ہے۔ کہ آج جبکہ دشمن نے چاروں طرف سے حملہ کر رکھا ہے۔ منزلِ مقصود تک پہونچنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو کیا کرنا چاہئیے۔ اور اگر آپ باقاعدہ الفضل نہیں پڑھتے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نہ آپ کو دشمن کے حملہ کی تفاصیل کا علم ہے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جو قربانیاں آپ کو پیش کرنی چاہئیں۔ ان کا موقع مل سکتا ہے۔

پس آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر غور فرمائیں۔ کہ "الفضل" کی خریداری کے متعلق آپ کا کیا فرض ہے۔ اور اس کی توسیع اشاعت کے بارہ میں آپ کو کس قدر کوشش کرنی چاہیئے۔

جو احباب الفضل کی اشاعت بڑھانے میں حصہ لیں گے۔ یا خود خریدار ہوں گے ان کے نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

روزانہ اخبار کی قیمت پندرہ روپے سالانہ ہے۔ جو چھ ماہ کی ساڑھے سات روپے (للعہ) تین ماہ کی تین روپے بارہ آنہ (۱۲/۳) حتیٰ کہ بامر مجبوری ایک ماہ کی قسط ایک روپیہ چار آنہ (۴/۱) کے حساب بھی وصول کی جاتی ہے۔ اور خطبہ نمبر کی قیمت چار روپے (للعہ) سالانہ ہے۔

یہ پرچہ ان اصحاب کے نام جو کسی وقت اخبار کے خریدار تھے۔ لیکن اب نہیں۔ اس لئے بھیجا جا رہا ہے۔ کہ وہ "الفضل" کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد سے آگاہ ہو سکیں۔ اور پھر اس کی تعمیل میں اپنے نام اخبار جاری کرنے کی اطلاع مینجر "الفضل" کو بھیجدیں۔ وہ اصحاب جو دوسروں سے اخبار لیکر پڑھتے ہیں اور اپنے نام جاری نہیں کراتے ان کو بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ اسے پسند نہیں فرماتے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ اپنے نام پرچہ جاری کرانا ضروری سمجھیں۔ خاکسار مینجر "الفضل"

ایگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں کی کاشت

تعلیمی نصاب کے متعلق اعلان

محکمہ اطلاعات پنجاب کا اعلان مظہر ہے پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں کی کاشت اور پھلوں اور سبزیوں کو مدت تک محفوظ رکھنے کے متعلق حسب ذیل نصاب جاری کئے جائیں گے۔

(۱) پھلوں اور سبزیوں کے محفوظ رکھنے کا دس روزہ نصاب ۷ر فروری سے ۱۷ر فروری ۳۶ء تک

(۲) ان اشخاص کے لئے جو پھلوں کی کاشت کا کام کرتے ہیں۔ دو ہفتہ کا نصاب ۱۸ر فروری سے ۳ر مارچ ۳۶ء تک۔

دس دن کا نصاب اس نصاب کے سلسلہ میں جاری کیا جائے گا۔ جو جولائی ۳۷ء میں دو ہفتہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ نصاب مذکور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں اور بوتلوں میں محفوظ رکھنے سبزیوں کے خشک کرنے شاشرکی چٹنی اور مارملیڈ تیار کرنے لیموں کے رس کو محفوظ رکھنے اور پھلوں پر چینی کا شیرہ چڑھانے وغیرہ کے متعلق ہوگا۔ اس نصاب میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار امتحان میٹریکولیشن ہوگا۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ جو پہلے نصاب میں شامل ہو چکے ہوں۔ تاکہ وہ اپنی تعلیم کو مکمل کر سکیں۔

پھلوں کی کاشت کے متعلق دو ہفتہ کا نصاب ان عام امور سے تعلق رکھتا ہے۔ جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کر رہا ہو۔ یعنی روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب مختلف پھلدار درختوں کے لئے زمین کی موزونیت۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا کھاد۔ آب پاشی۔ کاشت ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا قلم تراشی پھلوں کو چننا اور انہیں بکسوں میں بند کرنا کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد اس کے علاوہ شگوفے پھوٹنے پیوند لگانے۔ شاخیں چھانٹنے اور زمین وغیرہ تیار کرنے اور ذخیرے میں پودے تیار کرنے کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہیں۔ یا جو باغ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ امر کہ تعلیم کس زبان میں دی جائے۔ ان اشخاص پر منحصر ہوگا۔ جو جماعت میں داخل ہوں۔

ہر دو نصاب میں طلبہ کی ایک محدود تعداد لی جائے گی۔ پنجابی طلبہ سے ۷ روپیہ اور باہر کے طلبہ سے دس روپیہ فی نصاب فیس لی جائے گی۔ طلبہ کو اپنے قیام و طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

غیر پنجابی طلبہ اس صورت میں داخل کئے جائیں گے جب کہ پنجابی طلباء کافی تعداد میں داخل ہونے کے لئے نہ آئیں۔ دوسرے صوبوں اور ریاستوں کے امیدواروں کی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ حکومتوں کی وساطت سے موصول نہ ہوں۔

داخلہ متعلقہ کے لئے درخواستیں پہلے نصاب کے متعلق یکم فروری ۱۹۳۶ء تک اور دوسرے نصاب کے متعلق ۵ فروری ۱۹۳۶ء تک پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔

اعلان تقرر سکرٹری مال جماعت احمدیہ کوہاٹ

چونکہ چوہدری سلیم اللہ صاحب کا کوہاٹ سے تبادلہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ان کی جگہ قاضی امین الحق صاحب بیرون دروازہ پراچگان کوہاٹ سکرٹری مال مقرر کئے جاتے ہیں۔

ناظر بیت المال

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ لایہ ہے

مفرح یاقوتی

ہر مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ یعنی ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

تریاق بے نظیر (اکسیر العین) تیر بہدف اکسیر

Regularises the Visionary System

Makes the eyes radiant and glossy.

برائے جملہ امراض چشم

اگر آپ کو ضعف بصر غبار آلودگی۔ زردی چھانا۔ موتیا بند آشوب چشم۔ آنکھ چشم گرکر دو آنے ستارے سے دکھائی دینا گویوں میں زخم ہونا گوشت بڑھنا یا سرخ دوڑے ہونا۔ (ناخونہ) خون کے داغ پڑنا جلن خارش۔ دھند پڑوال۔ جالا پھولا۔ رتوندی۔ یا شبکوری آنکھ چندھیانا گانجھی رنگ برنگ کے ذرے دکھائی دینا۔ آنکھوں کا بھاری پن۔ کنپٹی کا درد۔ پتلی کا درد۔ حروف پھٹے پھٹے یا دو دو نظر آنا۔ کیچڑ آنا۔ روشنی کا برداشت نہ ہونا۔ اندھیری آنا۔ پپوٹوں اور پلکوں کی بیماریاں اور جملہ خرابیاں جو عضو بصارت میں ہوسکتی ہیں۔ میں سے کوئی یا چند ہوں۔ تو آپ ہمارا اکسیر جو مستند اطباء۔ ڈاکٹروں اور ویدوں رؤسا اور کئی ناظرین الفضل کا مجرب ہے۔ استعمال فرمائیں۔

اس کی ساخت عمدہ۔ تازہ۔ پختہ رسیدہ فصل پر لی ہوئی ۲۷ مفردات سے طب جدید کے اعلےٰ اصولوں پر اوزان صحیحہ و ترکیب و اصلاح اجزاء سے ہوئی ہے۔ اور مزید صفت یہ ہے۔ کہ مفرح۔ سرد اور ملین ہے خشک سرموں کی طرح کوبہ میں کتاد نہیں کرتا۔ پندرہ روز کے استعمال سے آنکھیں مانند آئینہ صاف و شفاف روشن وقوی ہونے لگتی ہیں بسافروں کتب بینوں۔ طلباء اور کارخانہ جات میں کام کرنے والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بفضل تعالیٰ تریاق کا حکم رکھتا ہے قیمت عہ فی ڈبیہ۔ ۲ ڈبیہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

ایم۔ ایس نظامی مالک کارخانہ اکسیر العین مقابل ریلوے سٹیشن بیاور

ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر شریف

قادیان میں باموقع قطعات اراضی قابل فروخت

دوکانوں کیلئے بھی اور مکانوں کے لئے بھی

اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں مناسب سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں جن میں سے محلہ دارالرحمت کے بلاک ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کے قطعات اور اسی طرح محلہ دارالعلوم کے قطعات برلب سڑک کلاں و قطعات اندرون محلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور ان کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے متصل دوکانوں کے لئے بھی ابھی چند قطعات قابل فروخت باقی ہیں۔ جو دس دس مرلہ کے ہیں۔ اور ریلوے سٹیشن قادیان کے متصل پچاس فٹ کی سڑک پر واقع ہیں۔ اور ان کے عقب میں بھی پانچ فٹ کی گلی رکھی گئی ہے۔ ہر ایک قطعہ کا سامنے کا رخ بڑی سڑک پر ساڑھے سینتیس (۳۷½) فٹ ہے۔ ان قطعات میں تین تین دکانیں اور ایک ایک رہائشی مکان اور بالاخانہ وغیرہ تعمیر ہوسکتے ہیں۔ اب تھوڑے سے قطعات باقی ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب جلد سے جلد خرید لیں۔ قیمت فی قطعہ ساڑھے سات سو روپیہ مقرر ہے۔ جو نقد وصول کی جائے گی نقشہ درج ذیل ہے۔

ریلوے یارڈ — شرق — ۵۰

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	15	10	11	12	13	14	15	16	17	18	30	60
40	37.6 / 37.6								37.6 / 37.6		37.6 / 37.6					37.6 / 37.6					

شمال — عارضی سڑک — ۴۰ — ریلوے یارڈ — ۵۰ — چوک — ۵۰ — جنوب — ۵۰ — ۶۰ — غرب

ان قطعات میں سے اب صرف پانچ قطعات نمبری ۴ و ۵ و ۶ و ۱۳ و ۱۴ قابل فروخت باقی ہیں۔ کسی صاحب کے پاس ایک سے زائد قطعہ فروخت نہیں کیا جائیگا۔

تمام درخواستیں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان کی خدمت میں آنی چاہئیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شنگھائی ۸ جنوری۔ آج شنگھائی میں نازک صورت حالات پیدا ہو گئی جبکہ جاپانی فوجیوں نے فرانسیسی پولیس اور روسی رضاکاروں پر حملہ کرنے کے لئے مشین گنیں کھڑی کر دیں واقعات یہ ہیں کہ ایک چینی عورت پانی لینے کے لئے فرانسیسی علاقہ میں آ گئی۔ جاپانیوں کا چونکہ حکم یہ ہے۔ کہ کوئی چینی بلا اجازت ان کے علاقہ سے دوسرے علاقہ میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایک جاپانی فوجی اس چینی عورت کے پیچھے اپنے رقبہ سے فرانسیسی رقبہ میں چلا گیا۔ اور اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ ایک روسی والنٹیر نے مزاحمت کی چنانچہ دونوں میں مڈبھیڑ ہو گئی۔ اسی اثنا میں چند جاپانی بھی پہنچ گئے اور روسی کو گھسیٹتے ہوئے اپنے رقبہ میں لے گئے۔ اس پر دو مسلح فرانسیسی کاریں مقابلہ کے لئے پہنچ گئیں اور صورت حالات خطرناک ہو گئی اور لڑائی شروع ہو جانے کا احتمال پیدا ہو گیا۔ لیکن جاپانی اور فرانسیسی افسروں کی افہام تفہیم آڑے آئی اور جھگڑا رفع ہو گیا۔

شنگھائی ۸ جنوری۔ حکومت چین نے جاپان کا مقابلہ کرنے کے لئے نیا سامان جنگ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ گذشتہ مہینہ میں بیس لاکھ ڈالر کا سامان حرب غیر ممالک سے خرید اگیا یہ سامان انڈو چائنا کے راستہ اور روس سے سنکیانگ اور کانسو کے راستہ آ رہا ہے۔

بمبئی ۸ جنوری۔ حال ہی میں ہندو مسلم سمجھوتہ کے مسئلہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شائع کیا تھا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے اعلان شائع کیا ہے کہ کانگرس کو ہندوؤں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق تمام گفت و شنید ہندو سبھا کی وساطت سے ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب تک ہندو سبھا سمجھوتہ کی تصدیق نہ کرے گی ہندو اس کے پابند نہیں ہونگے۔ اس قسم کے اعلانات بھائی پرمانند اور ڈاکٹر

سرگوکل چند نارنگ نے بھی کئے ہیں۔

شنگھائی ۹ جنوری۔ شنگھائی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ جے سینکلیر نے جن کے ساتھ جاپانیوں نے نہایت برا سلوک کیا تھا۔ استعفیٰ دیدیا ہے اور بھی بہت سے برطانی افسر جاپان کے فوجی حکام کے ہاتھوں جس رنگ میں ذلت برداشت کر رہے ہیں انکے پیش نظر استعفیٰ کو ترجیح دیں گے۔

بمبئی ۸ جنوری۔ آج آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا تجارتی مذاکرات کے لئے "راجپوتانہ" جہاز کے ذریعہ عازم انگلستان ہو گئے سر پرشوتم داس ٹھاکر داس۔ سر محمد یعقوب۔ سر غزنوی سر رحمۃ اللہ چنوئے اور دیگر احباب ان کی مشایعت کے لئے بندرگاہ پر موجود تھے۔ نمائندہ پریس کو ملاقات کے دوران میں آنریبل کامرس ممبر نے کہا گورنمنٹ آف انڈیا کمیونکے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ پانچ یا چھ ہفتوں کے اندر اندر ہندوستان واپس آ جاؤں گا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی واپسی پر برطانی مندوب بھی ہندوستان آئیں گے اور ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کے لئے مذاکرات شروع کریں گے۔

سر محمد یعقوب نے آنریبل چوہدری صاحب کی عدم موجودگی میں کامرس ممبر شپ کا چارج سنبھال لیا ہے

لاہور ۹ جنوری۔ احرار کی جاری کردہ سول نافرمانی کو ختم کرانے کے لئے ملک برکت علی نے جو تجویز پیش کی تھی۔ وہ احرار کی مجلس عاملہ نے مسترد کر دی ہے ملک برکت علی کی یہ تجویز تھی کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ تک ایجی ٹیشن کو ملتوی رکھا جائے

شنگھائی ۸ جنوری۔ آج جاپانی بحری افسروں نے بین الاقوامی رقبہ میں ایشیا ہوٹل پر جو ایک برطانوی کی ملکیت ہے۔ قبضہ کر لیا۔ اس ہوٹل پر دو یونین جیک لہرا رہے تھے۔ جاپانیوں نے جھنڈوں کو اکھاڑ کر نیچے پھینک دیا۔ اور ان کی جگہ جاپانی جھنڈے لہرا دیئے۔

لاہور ۸ جنوری معلوم ہوا ہے ۱۰ جنوری سے لاہور سنٹرل جیل کیمپ انڈیمان سے آئے ہوئے اسیر مقاطعہ جوئی شروع کر دیں گے۔

ٹوکیو ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت جاپان فوجی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کئی ایک جدید ٹیکس عائد کرنے پر غور کر رہی ہے۔ حکومت کی سکیم ہے کہ انکم ٹیکس میں اضافہ کرنے کے علاوہ تاجروں پر سپیشل ٹیکس لگایا جائے۔ کھانڈ۔ چاول۔ شراب اور رہنے کے تعمیر شدہ مکانوں کے ٹیکس میں اضافہ کر دیا جائیگا

الہ آباد ۸ جنوری۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ خان عبد الغفار خان نے بھی اپنا نام جو کانگرس کی صدارت کے لئے بطور امیدوار پیش کیا گیا تھا واپس لے لیا ہے۔

شنگھائی ۸ جنوری۔ جاپانی سفیر مقیم چین نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جنرل چیانگ کائی شک کے ساتھ صلح کی گفتگو کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جاپان کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرکزی چین میں حکومت قائم کرے جس کا تعلق چین کی قومی حکومت سے نہ ہو

الہ آباد ۸ جنوری۔ حکومت یوپی نے ایک حکم کے ذریعہ اس طریقہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے افسر محض اس لئے طویل رخصت لیتے تھے کہ رخصت کے بعد انہیں نئے عہدہ پر لگایا جائے گا۔ اور قائم مقام افسروں کو وقت مقررہ کے بعد ان کے اصل عہدہ پر بھیج دیا جائے گا۔

امرتسر ۹ جنوری۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے سے ۳ روپے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۸ آنے تک کپاس ۵ روپے روئی ۱۱ روپے ۴ آنے سونا ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی ۵۰ روپے ۴ آنے ہے۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ صوبجاتی فنانس منسٹروں کی جو کانفرنس ۲۰ جنوری کو گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فنانس کے ہمراہ نئی دہلی میں منعقد ہو رہی ہے اس میں اس امر کا اندازہ ہو سکے گا۔ کہ نیمیئر ایوارڈ کے ماتحت مرکز سے ہر صوبہ کے حصہ کتنی کتنی رقم آتی ہے۔ محصولات اور ریلوں کی آمدنی کے آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبجات میں تقسیم کرنے کے لئے ۲ کروڑ روپیہ سے کم رقم نہیں ہو گی۔ جو مندرجہ ذیل تناسب سے تقسیم کی جائے گی۔ مدراس ۱۵ فیصدی بمبئی ۲۰ فیصدی۔ بنگال ۲۰ فیصدی یوپی ۱۵ فیصدی۔ پنجاب ۵ فیصدی۔ بہار ۱۰ فیصدی۔ صوبجات متوسط ۵ فیصدی آسام ۲ فیصدی۔ صوبہ سرحد ۱ فیصدی اڑیسہ ۲ فیصدی۔ سندھ ۲ فیصدی۔

روما ۸ جنوری۔ جدید پروگرام کی تکمیل کے سلسلہ میں سائنیور مسولینی نے حکم دیا ہے کہ ۳۵ ہزار ٹن وزن کے دو نئے جنگی جہاز بنائے جائیں گے اس پروگرام میں ۱۲ بڑے تباہ کن جہاز اور متعدد آبدوزوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔

شنگھائی ۸ جنوری۔ ہنگاؤ میں چینی فوجی افسران کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں چینی افواج کی شکستوں کے اسباب پر غور کیا گیا۔ بحث و تمحیص کے بعد اس رائے کا اظہار کیا گیا۔ کہ مدافعانہ جنگ بحالات موجودہ سخت مضرت رساں ہے۔ چنانچہ فوج کے اعلیٰ افسران اور دیگر ماہرین فن نے یہ رائے دی۔ کہ آئندہ چینی فوج کو جارحانہ طریق جنگ اختیار کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ بیلائی ماؤتھ کے قریب ایک گرجے کو آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں دو پادری ہلاک ہو گئے۔ گرجا تباہ ہو گیا۔ کئی ہزار روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے